معاف کرنے کے فضائل

26-April-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

((For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الاعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا علیُّ المُرتَضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ اللہ کریم نے جنّت میں ایک دَرَخت پیدا فرمایا ہے، جس کا پھل سیب سے بڑا، اَنار سے چھوٹا، مکّھن سے نرم، شہد سے بھی میٹھا اور مُشک سے زِیادہ خُوشبُودار ہے۔ اُس دَرَخت کی شاخیں موتیوں کی، تنے سونے کے اور پتّے زَبَرجَد کے ہیں۔ اُس دَرَخت کا پَھل صِرف وُہی کھا سکے گا جو رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے گا۔ (الحاوی للفتاوی، ۲/۴۸)

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام تم پہ کروروں ثَنا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۹)

مختصر وضاحت:۔ یعنی یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کائنات کا نظام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وُجودِ مسعود کی بَرَکتوں سے ہی قائم و دائم ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کروڑوں سلام ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کروڑوں بار تعریف و توصیف کے پھول نچھاور ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر کروڑوں درودِ پاک نازل ہوں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عملِ خَیْر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سیِّدُنا امیر مُعاوِیہ اور اِبنِ زُبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "**دِین و دُنیا کی انوکھی باتیں**" صَفْحہ

نمبر446 پر ہے: منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بِن زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی ایک زمین تھی، جس میں آپ کے غلام کام کیا کرتے تھے اور آپ کی زمین سے مُتَّصِل (مُث۔تَ۔صِل۔ یعنی بالکل قریب) حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی زمین تھی جہاں اُن کے غلام کام کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا ایک غلام، حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بِن زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی زمین میں زبردستی گُھس آیا تو آپ نے ایک خط (Letter) حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف لکھا، جس میں یہ تحریر کیا: "آپ کا غلام میری زمین میں گُھس آیا ہے، اُسے منع کیجئے۔ وَالسَّلَام۔" حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خط پڑھ کر ایک صَفْحہ لیا اور خط کا جواب یوں لکھا: "اے حوارِیِ رسول (رسولِ خدا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وفادار ساتھی) کے صاحبزادے! غلام نے جو کیا مجھے اِس کا اَفسوس ہے اور دُنیا کی میرے نزدیک کوئی قدر و قیمت نہیں۔ میں اپنی زمین آپ کو دیتا ہوں، لہٰذا آپ اُسے اپنی زمین میں شامل کرلیجئے اور اُس میں موجود غلام اور اَموال بھی آپ کے ہوئے۔ وَالسَّلَام۔" یہ خط جب حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن زُبَیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس پہنچا تو آپ نے اِس کے جواب میں لکھا: "میں نے امیرُ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا خط پڑھا ہے، اللہ پاک اُن کی عُمْر لمبی کرے!، اُن جیسی شَخْصِیَّت جب تک قُرَیْش میں موجود ہے، قُرَیْش کی رائے بے کار نہیں ہوسکتی۔" یہ خط جب حضرت سَیِّدُنا امیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس پہنچا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: **"جو مُعاف کرتا ہے، وہ سَرداری کرتا ہے، جو بُرْدباری کرتا ہے، وہ عظیم ہوتا ہے اور جو دَرْگُزر کرتا ہے، لوگوں کے دِل اُس کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔"** (دین و دنیا کی انوکھی باتیں، ص۴۴۶ ملتقطاً وملخصاً)

نہیں سَرکار! ذاتی دُشمنی میری کسی سے بھی مِری ہے نَفْس و شیطاں سے لڑائی یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۵۰)

مختصر وضاحت:۔ یعنی یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم! **اللہ پاک کا کرم ہے** کہ میری کسی بھی مسلمان سے ذاتی دشمنی نہیں بلکہ میری لڑائی تو صرف و صرف میرے نفس اور شیطان مردود سے ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! اللہ والے کس قدر عمدہ خوبیوں کے مالِک ہوتے ہیں! جن کی شَخْصِیَّت میں عاجِزی و اِنکساری، دنیا سے بے رَغبتی، سخاوت، اِیثار، بُردباری اور عفو و دَرگُزر کا جذبہ کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہُوا ہوتا ہے۔ یہ حضرات صرف دعووں اور نعروں کی حد تک ہی محدود نہیں ہوتے بلکہ اسلام اِن کی رگ وپے میں رَچ بس چکا ہوتا ہے، یہ حضرات اپنی ذات کے لئے کبھی بھی کسی سے بدلہ نہیں لیا کرتے، بالفرض اگر کوئی اِن کے ساتھ سختی سے پیش آتا بھی ہے تو یہ اللہ والے آپے سے باہر ہونے کے بجائے اپنے مَدِّ مقابِل کے ساتھ بھی شفقت و مہربانی والا سُلوک ہی فرماتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں اِن کی شان و عظمت کے چرچے ہو رہے ہیں، جب اِن عظیم ہستیوں کا ذِکرِ خَیْر ہوتا ہے تو زبانوں پر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جاری ہو جاتا ہے۔ اے کاش! اِن عظیم ہستیوں کے صَدقے میں ربِّ کریم ہمیں بھی مسلمانوں کو مُعاف کرنے اور مُعاف کرکے اِس کا ثواب حاصل کرنے کی سعادت پانے کا جذبہ نصیب عطا فرمائے۔ یاد رہے! غُصّے کو پی جانا اور لوگوں سے دَرگُزر کرنا ایسا بہترین عمل ہے کہ جو خوش نصیب مسلمان یہ عمل بجالاتا ہے اُس کا شُمار رَبِّ کریم کے پسندیدہ بندوں میں ہوتا ہے، چنانچہ

پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 134 میں خُدائے حنّان ومنّان کا فرمانِ باقرینہ ہے:

وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ﴿۱۳۴﴾ تَرجَمۂ کنزالایمان: اور غُصَّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

(پ ۴، آل عمران: ۱۳۴)

اِسی طرح پارہ 18 سُورۂ نُور کی آیت نمبر 22 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور چاہئے کہ مُعاف کریں اور دَرگُزریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ۱۸، النور: ۲۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! لوگوں کی غلطیوں سے درگزر کرنا ربِّ کریم کو بہت پسند ہے۔ یاد رہے! شیطان اِنسان کا اَزَلی دشمن ہے، اُسے ہرگز یہ گوارا نہیں کہ مسلمان آپس میں مُتَّحِد (United) رہیں، ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں، ایک دوسرے کی عزّت وناموس کے مُحافِظ بنیں، ایک دوسرے کی غَلَطیوں کو نظر انداز کریں، اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کریں، اپنے حُقوق مُعاف کردیا کریں، دوسرے کے حُقوق کا لحاظ رکھیں، ایک دوسرے کے ساتھ تعاوُن کریں وغیرہ، کیونکہ اگر ایسا ہوگیا تو مُعاشَرہ اَمْن کا گہوارہ بن جائے گا اور شیطان ناکام ونامراد ہوجائے گا۔ اِس لئے وہ مسلمانوں کو مُعاف کرنے اور غُصّے پر قابو پانے نہیں دیتا، لہٰذا شیطان کی مُخالَفت کرتے ہوئے اُس کے وار کو ناکام بنادیجئے اور دَرگُزر کرنا اِختیار کیجئے۔ یاد رہے! کسی مسلمان سے غَلَطی ہوجانے پر اُسے معاف کرنا اگرچہ نفس پر نہایت دشوار ہے، لیکن اگر ہم عَفْو و دَرگُزر کے فضائل کو پیشِ نظر رکھیں گے تو اللہ پاک کی طرف سے اِنعام واِکرام کے حقدار بھی قرار پائیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

آیئے! اِس بارے میں 5 احادیثِ مُبارَکہ سُنئے اور **لوگوں کو معاف** کرنے کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔

لوگوں سے درگزر کرنے کی فضیلت

(1) پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تین (3) باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ کریم (قیامت کے دن) اُس کا حساب بَہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے جنّت میں

داخِل فرمائے گا۔ صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عَرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: (1)جو تمہیں مَحروم کرے تم اُسے عطا کرو، (2)جو تم سے تَعَلُّق توڑے تم اُس سے تَعَلُّق جوڑو اور (3)جو تم پر ظُلْم کرے تم اُس کو مُعاف کر دو۔ (معجم اوسط، ۱۸/۴، حدیث: ۵۰۶۴)

(2)فرمایا: قِیامت کے روز اِعلان کیا جائے گا: جس کا اَجر اللہ پاک کے ذِمّہ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور جنَّت میں داخِل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اَجر ہے؟ اِعلان کرنے والا کہے گا: اُن لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔ تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بِلا حساب جنَّت میں داخِل ہو جائیں گے۔ (معجم اوسط، ۵۴۲/۱، حدیث: ۱۹۹۸)

(3)فرمایا: جو کسی مسلمان کی غَلَطی کو مُعاف کرے گا قِیامت کے دن اللہ پاک اُس کی غَلَطی کو مُعاف فرمائے گا۔ (ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقالۃ، ۳۶/۳، حدیث: ۲۱۹۹)

(4)فرمایا: ہر دور میں میرے بہترین اُمّتیوں کی تعداد پانچ سو(500) ہے اور اَبدال چالیس(40) ہیں، نہ پانچ سو(500) سے کوئی کم ہوتا ہے اور نہ ہی چالیس(40) سے، جب چالیس(40) اَبدال میں سے کسی کا اِنتقال ہوتا ہے تو ربِّ کریم پانچ سو(500) میں سے ایک کو اُس فوت ہونے والے اَبدال کی جگہ پر مُقرَّر فرماتا اور یوں 40 کی کمی پوری فرمادیتا ہے، عَرض کی گئی: ہمیں اُن کے اَعمال کے بارے میں اِرشاد فرمائیے۔ فرمایا: ظُلْم کرنے والے کو مُعاف کرتے، بُرائی کرنے والے کے ساتھ بھلائی سے پیش آتے اور اللہ پاک نے جو کچھ اُنہیں عطا فرمایا ہے اُس سے لوگوں کی غم خواری کرتے ہیں۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳۹/۱، حدیث: ۱۵)

(5)ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اور عَرض کی: یَارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم خادِم کو کتنی بار مُعاف کریں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش رہے۔ اُس نے پھر وہی سُوال دُہرایا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پھر خاموش رہے، جب تیسری بار سُوال کیا تو اِرشاد فرمایا:

روزانہ سترّ(70) بار۔(ترمذی،کتاب البر ولصلۃ، باب ماجاءفی العفوعن الخادم، ۳/ ۳۸۱، حدیث: ۱۹۵۶)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: عَرَبی میں سَتّر(70)(Seventy) کالَفْظ بیانِ زِیادَتی کے لیے ہوتا ہے یعنی ہر دن اُسے بہت دفعہ مُعافی دو، یہ اُس صورت میں ہو کہ غلام سے خطاءً غَلَطی ہو جاتی ہے، خباثتِ نَفْس سے نہ ہو اور قُصور بھی مالِک کا ذاتی ہو، شریعت کا یا قومی و مُلکی قُصور نہ ہو کہ یہ قُصور مُعاف نہیں کیے جاتے۔(مرآۃالمناجیح،۵/ ۱۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ لوگوں کو مُعاف کرنا کس قدر بہترین عمل ہے جس کی دُنیا میں تو بَرَکتیں نصیب ہوتی ہی ہیں مگر آخرت میں بھی اِنْ شَآءَ اللہ اِس کی بَرَکت سے جنّت کی خوشخبری سے نوازا جائے گا۔ کتنے خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو طاقت و قدرت کے باوجود بھی لوگوں کی خطاؤں کو اپنی نفسانی ضِد کا مَسْئَلَہ نہیں بناتے بلکہ مُعاف کرکے ثَواب کا خزانہ پاتے ہیں۔ مگر افسوس! آج اگر ہمیں کوئی معمولی سی تکلیف بھی پہنچادے، یا ذرا سی بداَخلاقی کا مظاہرہ کرے تو ہم عَفْو و دَرگُزر کا دامن ہاتھوں سے چھوڑ دیتے، اُس کے دُشمن بن جاتے اور مختلف طریقوں سے اُس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، حالانکہ اگر ہم رحمتِ کونین، نانائے حَسَنَیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ سیرت کا مطالَعہ کریں تو ہم پر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیتے تھے بلکہ مُعاف فرمادیا کرتے تھے، چنانچہ

شانِ مُصطفٰے

اُمُّ الْمُؤمِنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتی ہیں، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نہ تو عادۃً بُری باتیں کرتے تھے اور نہ تکلُّفاً، نہ بازاروں میں شور کرنے والے تھے اور نہ ہی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے تھے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مُعاف کرتے اور دَرگُزر فرمایا کرتے تھے۔(ترمذی،

۴۰۹/۳، حدیث:۲۰۳۳)

جس کی شاندار مثال فتحِ مکّہ کا واقعہ ہے کہ مکّہ فتح ہونے سے پہلے جن کُفّارِ بدْ اَطوار کی طرف سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پر زمین تنگ کردی گئی تھی، طرح طرح کی دَرْدناک تکلیفیں دی گئی تھیں، مکّہ فتح ہونے اور مسلمانوں کو غَلَبہ حاصِل ہونے کے بعد دیگر قیدیوں کے ساتھ ساتھ تکلیفیں دینے والے اُن خونخوار درندوں کو بھی گرفتار کرکے بارگاہِ مُصْطَفٰے میں حاضِر کِیا گیا تھا، اگر اُس موقع پر کوئی اور دُنْیوی شہنشاہ ہوتا تو شاید اُن کے لئے سخت سے سخت سزائیں تجویز کرتا، مگر قربان جائیے! نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُنہیں بھی مُعافی سے سرفراز فرمایا، چنانچہ

جان کے دُشمن خون کے پیاسوں کو بھی شہر مکّہ میں
عام مُعافی تم نے عطا کی کتنا بڑا اِحسان کیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۹۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فتحِ مکّہ کے دن عام مُعافی کا اِعلان

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"سیرتِ مُصْطَفٰے"** کے صفحہ نمبر 437 پر ہے: ۸ ھ میں جب مکّہ فتح ہوا تو تاجدارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے شہنشاہِ اِسلام کی حَیْثِیَّت سے حرمِ الٰہی میں سب سے پہلا دربارِ عام مُنْعَقِد فرمایا، جس میں اَفْواجِ اِسلام کے علاوہ ہزاروں دُشمنانِ اسلام کا ایک زَبَرْدَسْت ہُجوم تھا۔ اِس شہنشاہی خُطبے میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صِرْف اَہْلِ مکّہ ہی سے نہیں بلکہ تمام لوگوں سے خطابِ عام فرمایا۔ خُطبے کے بعد شہنشاہِ کَوْنَیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِس ہزاروں کے مَجْمَعْ میں ایک گہری نگاہ ڈالی تو دیکھا کہ سردارانِ قُریش سَر جُھکائے، نگاہیں نیچی کئے ہوئے، لَرزاں و تَرساں کھڑے ہوئے ہیں۔ اُن ظالموں اور جفاکاروں میں وہ لوگ بھی تھے، جنہوں نے

آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے راستوں میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ لوگ بھی تھے جو بارہا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر پتّھروں کی بارش کر چکے تھے۔ وہ خُونْخوار بھی تھے جنہوں نے بار بار آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر قاتِلانہ حملے کئے تھے۔ وہ بے رحم و بے دَرْد بھی تھے، جنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے دَنْدانِ مُبارَک (کے کچھ حصّے) کو شہید اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرۂ اَنْور کو لہولہان کر ڈالا تھا۔ وہ اَوباش بھی تھے جو برسہابرس تک اپنی بُہتان تَراشیوں اور شرمناک گالیوں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قَلْبِ مُبارَک کو زَخْمی کرچکے تھے۔ وہ سَفّاک و دَرِنْدہ صِفَت بھی تھے، جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے گلے میں چادر کا پھندا ڈال کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا گلا گھونٹ چکے تھے۔ وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خُون کے پیاسے بھی تھے، جن کی پیاس خُونِ نُبُوَّت کے سِوا کسی چیز سے نہیں بُجھ سکتی تھی۔ وہ جفاکار و خُونخوار بھی تھے جن کے جارِحانہ حملوں اور ظالمانہ یَلْغار سے بار بار مدینۂ مُنوَّرہ کے دَر و دِیوار دہل چکے تھے۔ حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پیارے چچا، حضرت سَیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے قاتل اور اُن کی ناک، کان کاٹنے والے، اُن کی آنکھیں پھوڑنے والے، اُن کا جگر چبانے والے بھی اُس مَجْمع میں مَوْجُود تھے، وہ سِتَم گار جنہوں نے شَمْعِ نُبُوَّت کے جاں نثار پروانوں حضرت بلال، حضرت صُہَیب، حضرت عمّار، حضرت خَبَّاب، حضرت خُبَیْب، حضرت زید بن دَثِنَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اَجْمَعِین وغیرہ کو رَسّیوں سے باندھ کر کوڑے مار مار کر جلتی ہوئی ریتوں پر لِٹایا تھا، کسی کو آگ کے دہکتے ہوئے کوئلوں پر سُلایا تھا، کسی کو چٹائیوں میں لپیٹ لپیٹ کر ناکوں میں دھوئیں دیئے تھے، سینکڑوں بار گلا گھُونٹا تھا۔ آج یہ سب کے سب دس (10)، بارہ (12) ہزار مُہاجرین و اَنْصار کے لشکر کی حِراست میں مُجرِم بنے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے اور اپنے دلوں میں یہ سوچ رہے تھے کہ شاید آج ہماری لاشوں کو کُتّوں سے نُچوا کر ہماری بوٹیاں چِیلوں اور کوّوں کو کِھلا دی جائیں گی اور اَنْصار و مُہاجرین کی غَضَب ناک فوجیں ہمارے بچّے بچّے کو خاک و خُون میں مِلا کر ہماری نَسْلوں کو نِیْست و نابُود کر ڈالیں گی اور ہماری بستیوں کو تاخْت و تاراج (تباہ و برباد) کر کے تہس نہس کر ڈالیں گی، اُن مُجرموں کے سِینوں میں خوف و

دہشت کا طُوفان اُٹھ رہا تھا۔ دَہْشَت اور ڈر سے اُن کے بدنوں کی بوٹی بوٹی پھڑک رہی تھی، دل دَھڑک رہے تھے، کلیجے مُنہ میں آگئے تھے۔ اِسی مایوسی اور نااُمّیدی کی خطرناک فضامیں ایک دَم شَہَنْشاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نگاہِ رحمت اُن کی طرف مُتَوَجّہ ہوئی اور اُن مُجرِموں سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے پوچھا کہ بولو! تم کو کچھ معلوم ہے کہ آج میں تم سے کیا مُعامَلہ کرنے والا ہوں؟ اس دَہْشَت اَنگیز اور خوفناک سوال سے مُجرِم حواس باخْتہ ہوکر کانپ اُٹھے، لیکن جَبینِ رحمت کو دیکھ کر سب یَک زبان ہوکر بولے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بڑے کرم والے ہیں۔

سب کی للچائی ہوئی نظریں جمالِ نُبُوَّت کا منہ تک رہی تھیں اور سب کے کان شہنشاہِ نُبُوَّت کا فیصلہ کُن جواب سُنْنے کے مُنْتَظِر تھے کہ اک دَم فاتحِ مکّہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے کریمانہ لہجے میں ارشاد فرمایا: لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ آج تم پر کوئی اِلزام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔

بالکل غیر مُتوقع طور پر اچانک یہ فرمانِ رِسالت سُن کر سب مُجرِموں کی آنکھیں فرطِ نَدامت سے اَشکبار ہو گئیں اور اُن کی زبانوں پر جاری ہونے والے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ کے نعروں سے حرمِ کعبہ کے درودِیوار پر ہر طرف اَنْوار کی بارش ہونے لگی اور ایک دَم ایسا محسوس ہونے لگا کہ

جہاں تاریک تھا، بے نُور تھا اور سخت کالا تھا
کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر ہم انبیا و مُرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صحابہ و تابعین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ ساتھ بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سیرت کا مُطالَعہ کریں تو ان کی سیرت سے بھی ہمیں دَرگُزر کے حوالے سے بہت سے مَدَنی پھول ملیں گے، اللہ پاک اپنے اِن

1...سیرتِ مصطفیٰ، ۴۴۳ تا ۴۴۱ ملخصًا

مُقرَّب بندوں کو جہاں دیگر کئی بے مثال خوبیوں سے سَر فراز فرماتا ہے،وہیں یہ خوبی بھی اِن کے کِردار کا حِصَّہ ہوتی ہے کہ یہ حضرات لوگوں سے دَرگُزر فرماتے ہیں اور حُقوقُ العباد کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں کرتے،لوگ اِن کے حُقوق دبالیتے ہیں لیکن یہ حضرات لوگوں کے حُقوق کی ادائیگی سے کبھی غافِل نہیں ہوتے،نادان لوگ اِنہیں طرح طرح کی تکلیفیں دیتے ہیں لیکن یہ حضرات اُنہیں اِینٹ کا جواب پتّھر سے دینے اور نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے اُنہیں دعائیں دیتے اور مُعافی سے نواز کر ثواب کا خزانہ لُوٹتے ہیں۔ آیئے!بطورِ ترغیب اِس بارے میں 3 نصیحت آموز حکایات سُنتے ہیں، چنانچہ

(1)غلام کو آزاد کر دیا!

حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن مجتبٰی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ایک مرتبہ چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھارہے تھے ،غلام گرما گرم شوربے کا پیالہ لا رہا تھا کہ اُس کے ہاتھ سے پیالہ گِرا جس کی وجہ سے شوربے کی چھینٹیں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر بھی آئیں۔ یہ دیکھ کر غلام گھبرایا اور شرمندگی بھرے لہجے میں اُس نے سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر134 کا یہ حِصَّہ تلاوت کیا:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور غُصَّہ پینے والے اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے۔ (پ۴،آل عمران:۱۳۴)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں نے مُعاف کیا۔ غلام نے پھر اِسی آیت کا آخری حِصَّہ پڑھا:

وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔ (پ۴،آل عمران:۱۳۴)

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: میں نے تجھے اللہ پاک کی رضا کے لئے آزاد کیا۔(روح البیان،اٰل عمران،۲/۹۵،تحت الاٰیۃ:۱۳۴ ملخصاً)

(2)ظلم کرنے والے کو بھی دعا دی

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"اِحیاء العلوم"** جلد3 کے صفحہ نمبر 216 پر ہے: **ایک مرتبہ** حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی صَحرا کی طرف تشریف لے گئے تو وہاں آپ کو ایک سِپاہی ملا، اُس نے کہا تم غلام ہو؟ فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: بستی کس طرف ہے؟ آپ نے قَبْرِستان کی طرف اِشارہ فرمایا۔ سِپاہی نے کہا: میں بستی کے بارے میں پوچھ رہاہوں۔ فرمایا: وہ تو قبرستان ہی ہے۔ یہ سُن کر اُسے غُصّہ آگیا اور اُس نے کوڑا آپ کے سَر پر دے مارا اور زخمی کرکے آپ کو شہر کی طرف لے گیا۔ آپ کے ساتھیوں نے دیکھا تو سِپاہی سے پوچھا: یہ کیا ہوا؟ سِپاہی نے ماجرا بیان کر دیا۔ اُنہوں نے سپاہی کو بتایا یہ تو (زمانے کے وَلی) حضرت سَیِّدُنا اِبراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں۔ یہ سُن کر وہ گھوڑے سے اُترا اور آپ کے ہاتھ پاؤں چُومتے ہوئے مَعْذِرَت کرنے لگا۔ آپ سے پوچھا گیا: آپ نے یہ کیوں کہا کہ میں غلام ہوں۔ فرمایا: اُس (سپاہی) نے مجھ سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ تم کس کے غلام ہو؟ بلکہ صِرْف یہ پوچھا کہ تم غلام ہو؟ تو میں نے کہا: ہاں! کیونکہ **میں ربِّ کریم کا غلام** (یعنی بندہ) **ہوں**۔ جب اُس نے میرے سَر پر مارا تو میں نے اللہ پاک سے اُس کے لئے جنّت کا سُوال کیا۔ عَرْض کی گئی: اُس نے آپ پر ظُلْم کیا تو آپ نے اُس کے لئے دعا کیوں مانگی؟ فرمایا: **مجھے یہ معلوم تھا کہ تکلیف برداشت کرنے پر مجھے ثواب ملے گا لہٰذا میں نے یہ مناسب نہ جانا کہ مجھے تو ثواب ملے اور وہ عذاب میں گرفتار ہوجائے۔** (احیاء العلوم، ۳/۲۱۶ ملخصًا)

(3) معاف کرنا قدرت کے بعد ہی ہوتا ہے!

حضرت سَیِّدُنا مَعْمَر بن راشِد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سَیِّدُنا قَتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے صاحبزادے کو زوردار تھپڑ مارا۔ آپ نے بِلال بِن اَبِی بُردَہ سے اُس کے خلاف مدد چاہی لیکن اُس نے کوئی توجّہ نہ دی، چنانچہ آپ نے کِسْریٰ سے شکایت (Complain) کی تو اُس نے بِلال بِن اَبِی بُردَہ کو لکھا: "تم نے ابُوخطاب حضرت سَیِّدُنا قَتادہ بِن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے

ساتھ اِنصاف نہیں کیا۔" چنانچہ بِلال بِن اَبِی بُردَہ نے تھپڑ مارنے والے کو بُلایا اور بَصْرہ کے سَرداروں کو بھی بُلایا۔ وہ آپ سے اُس شخص کی سفارش کرنے لگے لیکن آپ نے سِفارِش قبول نہ کی اور بیٹے سے فرمایا: "تم بھی اُسی طرح اِسے تھپڑ مارو جس طرح اِس نے تمہیں مارا تھا اور فرمایا: بیٹا! آستینیں اُوپر کرلو اور ہاتھ بلند کرکے زوردار تھپڑ امارو۔" چنانچہ بیٹے نے آستینیں اُوپر کیں اور تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا تو آپ نے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: **"ہم نے رِضائے اِلٰہی کے لئے اُسے مُعاف کیا کیونکہ کہا جاتا ہے کہ مُعاف کرنا قُدرت کے بعد ہی ہوتا ہے۔"** (اللہ والوں کی باتیں، ۲/۵۱۹)

ہمیشہ ہاتھ بھلائی کے واسطے اُٹّھیں بچانا ظلم و ستم سے مجھے سدا یاربّ

(وسائل بخشش مرمم، ص۷٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ہفتہ وار سُنّتوں بھرا اجتماع"

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے! اللہ کریم کے نیک بندوں میں مُعاف کرنے کا مَدَنی جذبہ کس قدر کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہوتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی نَفْس کی خاطِر غُصّہ کرنے کے بجائے لوگوں کو مُعاف کرکے خوب خوب ثواب کمائیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عاشِقانِ رسول کی مسجد بھرو مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں حُقوق العباد کی بجا آوری اور لوگوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنے کا ذِہن عطا فرماتا ہے لہٰذا اِن خوبیوں سے آراستہ ہونے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے اور **12 مَدَنی کاموں** میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے۔ **12 مَدَنی کاموں** میں سے ایک مَدَنی کام **"ہَفْتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتماع میں شرکت کرنا"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ اِس مَدَنی کام کے بے شمار دُنیوی واُخروی فوائد (Advantages) ہیں، مثلاً **ہفتہ وار اجتماع** کی بَرَکت سے مسجد کی حاضِری کی سعادت حاصِل ہوتی ہے۔ ☆ **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے **مسلمانوں سے ملاقات** وسلام کی سُنَّت عام ہوتی ہے۔ ☆ **ہفتہ وار اِجتماع** کی بَرَکت سے عِلْمِ دِین

سے مالامال **قیمتی مَدَنی پھول اُمّتِ مُسْلِمَہ** تک پہنچائے جاتے ہیں۔☆**ہفتہ وار اجتماع بے نمازیوں کو نمازی** بنانے میں بہت مددگار ہے۔☆**ہفتہ وار اجتماع** کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کی **تشہیر و نیک نامی** ہوتی ہے۔☆**ہفتہ وار اجتماع** میں مانگی جانے والی دُعائیں قبول ہوتی ہیں☆**ہفتہ وار اجتماع** میں انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام، صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اور اَولیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سِیرتِ مُبارَکہ پر سُنّتوں بھرے بیانات ہوتے ہیں۔جو خوش نصیب عاشقانِ رسول **ہفتہ وار اجتماع** میں شرکت کرتے ہیں، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُنہیں یوں **دُعائے مدینہ** سے نوازتے ہیں کہ

جو پابند ہے اِجتماعات کا بھی میں دیتا ہوں اُس کو دعائے مدینہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۶۹)

آیئے! بَطورِ تَرغیب ہَفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتماع میں حاضِری کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور اِجْتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کرنے کی نِیَّت بھی کیجئے، چنانچہ

خوابِ غفلت سے بیداری

کَھڑی شریف (کشمیر) کے ایک عَلاقے پُل عطاری (پُل مَنڈا) میں مقیم اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستگی سے پہلے بے عَمَلی کی زندگی گزار رہے تھے۔ نماز روزوں کے مُعامَلے میں سُستی کرنا اور بد اَخلاقی سے پیش آنا اُن کا معمول بن چُکا تھا۔ نہ حُقُوقُ اللہ کا پاس تھا نہ ہی حُقوق العِباد یعنی بندوں کے حُقوق کا لحاظ۔ ایک اسلامی بھائی اُنہیں ہفتہ وار اِجتماع کی دعوت پیش کرتے مگر وہ ٹال دیا کرتے تھے اور یوں کم و بیش 10 سال گزر گئے۔ ایک دفعہ اُنہی کے ایک دوست (Friend) نے اُنہیں ہفتہ وار اِجتماع کی ایسی منظر کشی کی کہ اُن کے دل میں بھی شرکت کی خواہش پیدا ہوئی اور اگلے ہی ہفتے وہ اُن کے ساتھ اِجتماع میں جا پہنچے۔ اِجتماع میں بہت سُکون ملا۔ پُر سوز بَیان اور رِقّت اَنگیز دعا سے دل میں بہت اَثر ہوا، پھر وہ بھی پابندی سے شریک ہونے لگے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُن کا چہرہ سنّت کے مطابق ایک مُٹّھی داڑھی سے جگمگانے لگا۔ اِجتماعی اِعتکاف کی بَرَکتیں لُوٹنے کا موقع مِلا اور وہ بھی سُنّتوں

کے سانچے میں ڈھل گئے۔ اللہ کریم اُنہیں اِستقامت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عطائے حبیبِ خدا مَدَنی ماحول ہے فَیضانِ غَوث و رضا مَدَنی ماحول
سنور جائیگی آخرت اِنْ شَآءَ اللہ تم اپنائے رکھو سدا مَدَنی ماحول
سلامت رہے یا خدا مَدَنی ماحول بچے نظرِبد سے سدا مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص ۶۴۷، ۶۴۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں ہمارے دلوں سے مسلمانوں کو مُعاف کرنے کا جذبہ تقریباً ختم ہوتا جارہا ہے، حالانکہ ہم بھی تو دن بھر میں کتنی غَلَطیاں کرتے ہوں گے، مسلمانوں کے حُقوق ضائع کرتے ہوں گے، اُن کا دل دکھاتے ہوں گے، اُن کو یا اُن سے تَعَلُّق رکھنے والی چیزوں کو نقصان پہنچاتے ہوں گے، مگر لوگ ہمارا مَنْصَب، رُتبہ یا بزرگی وغیرہ کا لحاظ کرتے ہوئے ہمیں معاف کردیتے ہوں گے، لیکن افسوس! ہم نے تو مسلمانوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنا اپنی زندگی کی ڈکشنری سے گویا کسی حرفِ غلط کی طرح مٹادیا ہے، جبکہ اللہ پاک کے نیک بندوں کے عَفْو و دَرگُزر کا یہ عالَم ہوتا ہے کہ وہ حضرات گالی دینے والے کی بھی مَعْذِرَت قبول کرکے اُسے مُعافی سے نواز دیا کرتے ہیں، چنانچہ

حضرت سَیِّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: **لَوْ اَنَّ رَجُلًا شَتَمَنِیْ فِیْ اُذُنِیْ ھٰذِہٖ، وَاعْتَذَرَ اِلَیَّ فِیْ اُذُنِی الْاُخْرٰی لَقَبِلْتُ عُذْرَہٗ** یعنی اگر کوئی میرے ایک کان میں گالی دے اور دوسرے کان میں معافی مانگ لے تو میں ضَرور اُس کی مَعْذِرَت قبول کروں گا۔ (بهجة المجالس وانس المجالس لابن عبدالبر، ۴۸۶/۲)

اے کاش! مسلمانوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنے کی یہ مَدَنی سوچ ہمیں بھی نصیب ہوجائے۔ اگرچہ یہ

کام نَفْس پر دُشوار ضرور ہیں مگر جب اِرادے مضبوط ہوں تو مشکل سے مشکل کام بھی انتہائی آسان ہو جاتے ہیں۔ البتہ بسا اوقات کچھ ایسی رکاوٹیں کھڑی ہو جاتی ہیں جو اِنسان کو مُعاف کرنے سے روکے رکھتی ہیں، لہٰذا انسان کو چاہئے کہ وہ اِن رُکاوٹوں کو دُور کرنے کی بھرپور کوشش کرے۔ آیئے! چند رُکاوٹوں کے بارے میں سُنتے ہیں، چنانچہ

پہلی رکاوٹ: تکبر

مُعاف کرنے میں بڑی رُکاوٹوں میں سے سب سے بڑی رُکاوٹ غُرور وتَکَبُّر بھی ہے۔ تَکَبُّر کی تعریف یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو دوسروں سے اَفضل سمجھے۔ (اَلمُفرَدات للرّاغب ص۶۹۷) تَکَبُّر میں مُبْتَلا انسان لوگوں کو مُعاف کرنے کو اپنی بے عزّتی تَصَوُّر کرتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ مُعاف کرنا میرے وَقار کے خلاف ہے، اِس طرح تو میری شان گھٹ جائے گی، لوگ کیا کہیں گے وغیرہ۔ یاد رکھئے! مُعاف کرنے سے ہرگز عزّت میں کمی نہیں آتی بلکہ پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے، چنانچہ

مُعاف کرنے سے عزّت بڑھتی ہے

نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: صَدَقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور بندہ کسی کا قُصُور مُعاف کرے تو اللہ پاک اُس (مُعاف کرنے والے) کی عزّت ہی بڑھائے گا اور جو اللہ کریم کے لیے تواضُع (یعنی عاجِزی) کرے، اللہ پاک اسے بُلندی عطا فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب استحباب العفو والتواضع، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۲۵۸۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّ وَجَلَّ اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا شمار اُن نیک بندوں میں ہوتا ہے جن کے سُنّتوں بھرے بیانات اور تحریروں کے ذریعے مسلمانوں نے معافی مانگنا، مُعاف کرنا اور حُقوق العباد کی بجا آوری کرنا سیکھا۔ آپ کو سُننے اور دیکھنے والوں نے بارہا سُنا اور دیکھا ہے کہ آپ اپنے تمام حُقوق مُعاف (Forgave) کرچکے ہیں اور دوسروں سے بھی حُقوق مُعاف کردینے کی عاجزانہ اِلتجائیں کی ہیں۔

یہی انداز آپ کی تحریروں میں بھی دکھائی دیتا ہے، چنانچہ

مَدَنی وَصِیّتیں

اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی تصنیف **"غیبت کی تباہ کاریاں"** کے صَفْحہ نمبر112پر تحریر فرماتے ہیں: مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے (غیبتیں کرے)، زخمی کردے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے اللہ پاک کے لئے پیشگی مُعاف کرچکا ہوں، مجھے ستانے والوں سے کوئی انتِقام نہ لے۔ بِالفرض کوئی مجھے شہید کردے تو میری طرف سے اُسے میرے **حُقُوق** مُعاف ہیں۔ وُرَثاء سے بھی درخواست ہے کہ اُسے اپنا حق مُعاف کردیں(اور مُقدّمہ وغیرہ دائرنہ کریں)۔

اگر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعَت کے صَدقے محشر میں خُصوصی کرم ہوگیا تواِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اُس کا خاتِمہ ایمان پر ہوا ہو۔ اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اِس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور **ہڑتالیں** نہ کی جائیں۔ اگر **ہڑتال**(Strike)اِس کا نام ہے کہ لوگوں کا کاروبار زبردستی بند کروایا جائے، دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ ہو تو بندوں کی ایسی **حق تلفیوں** کو کوئی بھی مفتیِ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا۔ اِس طرح کی **ہڑتال** حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اِس طرح کے جذباتی اِقدامات سے دِین و دنیا کے نقصانات کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا۔ عُموماً ہڑتالی جلد ہی تھک جاتے ہیں اور بالآخِر انتِظامیہ اُن پر قابو پالیتی ہے۔

ضَروری وضاحت: قتلِ مُسلِم میں شرعاً تین(3) حُقوق ہیں: (1)حَقُّ اللہ (2)حقِّ مقتول (3)حقِّ وُرَثاء۔ مقتول نے اگر زندگی میں پیشگی مُعاف کر دیا ہو تو صِرف اُسی کا حق مُعاف ہو گا، **حقُّ اللہ** سے خُلاصی کیلئے سچّی توبہ کرے، **حقِّ ورثاء** کا تعلُّق صِرف وارِثوں سے ہے وہ چاہیں تو مُعاف کریں، چاہیں تو قِصاص لیں۔ اگر دنیا میں مُعافی یا قِصاص کی ترکیب نہ بنی تو قِیامت کے روز وُرثا اپنے حق کا مُطالبہ کر سکتے ہیں۔

صدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب   بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے

(حدائقِ بخشش، ص ۱۷۱)

مختصر وضاحت:۔ یعنی اے ربِّ کریم! تجھے تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شرم و حیا کا واسطہ! مجھ سے حساب کتاب نہ لے بلکہ اپنے **فضل** و کرم سے بِلا حساب و کتاب ہی مجھے بخش دے کیونکہ جو پہلے ہی اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو اس کا حساب لے کر اسے مزید شرمندہ کرنے سے کیا حاصل ہو گا۔

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے دست بستہ عاجِزانہ عَرض کرتا ہوں کہ اگر میں نے آپ میں سے کسی کی **غیبت** کی ہو، **تُہمت** دھری ہو، ڈانٹ پلائی ہو، کسی طرح سے **دل آزاری** کی ہو تو مجھے مُعاف مُعاف اور مُعاف فرما دیجئے۔ دنیا کا بڑے سے بڑا حَقُّ الْعَبْد جو تَصَوُّر کیا جا سکتا ہے فَرض کیجئے کہ وہ میں نے آپ کا تَلَف کر دیا ہے، وہ بھی اور چھوٹے سے چھوٹا حق جو ضائع کیا ہو اُسے بھی مُعاف کر دیجئے اور ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے۔ ہاتھ باندھ کر **مَدَنی اِلتجاء** ہے کہ کم از کم ایک بار دل کی گہرائی کے ساتھ کہہ دیجئے: **"میں نے اللہ پاک کیلئے محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی کو مُعاف کیا۔"**

جس کا مجھ پر قَرض آتا ہو یا میں نے کوئی چیز عارِیتاً لی ہو اور واپس نہ لوٹائی ہو تو وہ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران سے رُجوع کرے، اگر وُصول کرنا نہیں چاہتا تو اللہ کریم کی رضا کیلئے مُعافی کی بھیک سے نواز کر ثوابِ آخرت کا حقدار بنے۔ جو لوگ میرے مقروض ہیں، اُن کو میں نے اپنے تمام ذاتی قرضے مُعاف کئے۔ یااِلٰہی

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم   دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا

(ذوقِ نعت، ص ۱۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شَعْبَانُ الْمُعَظَّم کا مُبارَک مہینا جاری و ساری ہے اور عنقریب شبِ

براءَت کی جلوہ گری ہوگی۔شبِ براءَت بے حد اَہم رات ہے، لہٰذا کسی صورت بھی اسے غفلت میں نہیں گزارنا چاہیے کیونکہ اِس رات رَحمتوں کی خوب برسات ہوتی ہے۔اِس مبارَک شب میں اللہ پاک **"بنی کلب"** کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ(یعنی بے شمار) لوگوں کو جہنّم سے آزاد فرماتا ہے۔ کِتابوں میں لکھا ہے:**"قبیلۂ بنی کلب"** قبائلِ عرب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔"(مرقاة المفاتیح،۳/۳۷۵)

آہ! کچھ بدنصیب ایسے بھی ہیں جن پر شبِ براءَت یعنی چھٹکارا پانے کی رات بھی نہ بخشے جانے کی وَعید ہے۔ چنانچہ

حضرت سیِّدُنا امام بَیْہَقِی شافِعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ **"فَضائِلُ الْاَوقات"** میں نقل کرتے ہیں: رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:6 آدمیوں کی اس رات بھی بخشش نہیں ہوگی:(1)شراب کا عادی،(2)ماں باپ کا نافرمان،(3)بدکاری کا عادی،(4)(رشتے داروں سے)تَعَلُّق توڑنے والا،(5)تصویر بنانے والا{یاد رہے! یہ حکم ڈیجیٹل تصاویر(Digital Pictures)کا نہیں ہے۔ان کا پرنٹ آؤٹ نہیں کیا جاتا بلکہ اس سے مراد جاندار کی وہ تصاویر ہیں جو پرنٹڈ(Printed)ہوں}اور(6)چغل خور۔(فضائل الاوقات ،۱/۱۳۰،حدیث:۲۷)

لہٰذا شبِ بَرَاءَت کے آنے سے پہلے بلکہ آج اور ابھی سے ان تمام گناہوں سے سچی توبہ کرلینی چاہیے،اگر بندوں کے حقوق دبائے ہیں تو توبہ کے ساتھ ساتھ ان کی مُعافی تلافی بھی کرنی ہوگی۔

امامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا پیام تمام مسلمانوں کے نام

اعلیٰ حضرت،اِمامِ اَہلسنّت مولانا شاہ امام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک اِرادتمند(یعنی مُرید) کو شبِ براءَت سے قبل توبہ اور مُعافی تلافی کے تَعَلُّق سے اپنے ایک مکتوب شریف(Letter) میں لکھتے ہیں: شبِ بَرَاءَت قریب ہے،اِس رات تمام بندوں کے اَعمال حضرتِ عزّت(بارگاہِ الٰہی) میں پیش ہوتے ہیں۔ مولا عَزَّ وَجَلَّ بِطُفَیلِ حُضُورِ پُر نُور، شافعِ یَوْمُ النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمانوں کے

ذُنُوب (یعنی گناہ) معاف فرماتا ہے مگر چند (لوگوں کو معاف نہیں فرماتا)، ان میں وہ 2 مسلمان جو باہم دُنیوی وجہ سے رَنجش رکھتے ہیں، فرماتا ہے: ''اِن کو رہنے دو، جب تک آپَس میں صُلح نہ کرلیں۔'' لٰہذا اہلِ سُنّت کو چاہئے کہ حتَّی الْوَسْع (جس قدر ممکن ہو) قَبْلِ غُروبِ آفتاب 14 شعبان باہم ایک دوسرے سے صفائی کرلیں، ایک دوسرے کے حُقوق ادا کردیں یا معاف کرالیں کہ بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی حُقُوقُ الْعِباد سے صحائف اَعمال (یعنی اعمالنامے) خالی ہو کر بارگاہِ عزّت (بارگاہِ الٰہی) میں پیش ہوں۔ حقوقِ مولیٰ تعالیٰ کے لئے تَوبَہ صادِقہ (یعنی سچی توبہ) کافی ہے۔ (حدیثِ پاک میں ہے:) اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ (یعنی گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اُس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ (ابن ماجہ، حدیث: ۴۲۵۰))

ایسی حالت میں بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی ضرور اِس شب میں اُمیدِ مغفرتِ تامَّہ (تام۔مَہ یعنی مغفرت کی پکی اُمید) ہے بشرطِ صحتِ عقیدہ (یعنی عقیدہ درست ہونا شرط ہے۔) وَھُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِیْم (اور وہ گناہ مٹانے والا رحمت فرمانے والا ہے۔)

یہ سب مُصَالَحتِ اِخوان (یعنی بھائیوں میں صلح کروانا) و معافیِ حُقوق بِحَمْدِہٖ تعالیٰ یہاں سالہائے دراز (یعنی کافی برسوں) سے جاری ہے، اُمید ہے کہ آپ بھی وہاں کے مسلمانوں میں اس کا اِجْرا کرکے مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ لَا یَنْقُصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ (یعنی جو اسلام میں اچھی راہ نکالے اُس کیلئے اِس کا ثواب ہے اور قیامت تک جو اس پر عمل کریں ان سب کا ثواب ہمیشہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے بغیر اس کے کہ اُن کے ثوابوں میں کچھ کمی آئے) کے مِصداق ہوں اور اِس فقیر کیلئے عَفْو وعافِیَّت دارَین (دنیا و آخرت میں معافی و سلامتی) کی دُعا فرمائیں۔ فقیر آپ کے لئے دُعا کرتا ہے اور کرے گا۔ سب مسلمانوں کو سمجھا دیا جائے کہ وَہاں (یعنی بارگاہِ الٰہی میں) نہ خالی زبان دیکھی جاتی ہے نہ نفاق پسند ہے، صلح و مُعافی سب سچے دل سے ہو۔ وَالسلام۔ (کُلّیاتِ مکاتیبِ رضا، ۱/ص۳۵۶تا۳۵۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دوسری رکاوٹ: غُصّہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاف کرنے میں ایک رکاوٹ غُصّہ بھی ہے۔ غُصّہ ایک ایسا مُوذِی مَرَض ہے جو انسان کو مُعاف کرنے پر آمادہ ہی نہیں ہونے دیتا، غُصیلا شخص اپنی ضِد پر اَڑا رہتا ہے کہ فُلاں نے میرا بہت دل دکھایا ہے لہٰذا اُسے مُعاف کرنے کا سُوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایسوں کی خدمت میں عَرْض ہے کہ غَلَطیاں انسان سے ہی ہوتی ہیں، لہٰذا چھوٹی چھوٹی باتوں پر غُصَّہ کرنا اچھی بات نہیں، مانا کہ فُلاں شخص نے ہمارا بہت دل دکھایا ہوگا لیکن یاد رہے! اگر ہم بدلہ لینے پر قُدرت ہوتے ہوئے بھی اُسے مُعاف کردیں گے تو اللہ پاک بھی مُعاف فرمادے گا۔

آیئے! تَرغیب کے لئے ایک اِیمان افروز حکایت سنئے اور اپنے اندر سے ناجائز غُصّے کی عادت نکال کر اللہ پاک کی رضا حاصِل کیجئے، چنانچہ

نمک زیادہ ڈالدیا

شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رِسالے **"غُصّے کا علاج"** کے صَفْحہ نمبر 18 پر تحریر فرماتے ہیں: کہتے ہیں، ایک آدمی کی بیوی نے کھانے میں نمک زیادہ ڈالدیا۔ اُسے غُصّہ تو بَہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ غُصّے کو پی گیا کہ میں بھی تو خطائیں کرتا رہتا ہوں، اگر آج میں نے بیوی کی خطا پر سختی سے گرفت کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل بروزِ قِیامت اللہ پاک بھی میری خطاؤں پر گرفت فرمالے، چُنانچِہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا مُعاف کردی۔ اِنتِقال کے بعد اُس کو کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا: گناہوں کی کثرت کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ اللہ پاک نے فرمایا: **"میری بندی نے سالن میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا مُعاف کردی تھی، جاؤ میں بھی اُس کے صِلے میں تم کو آج مُعاف کرتا ہوں۔"** (غصے کا علاج، ص۱۸)

رَحمت دا دَریا اِلٰہی ہر دَم وَگدا تیرا ‏ ‏ ‏ جے اِک قطرہ بخشیں مینوں کَم بَن جاوے میرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیسری رکاوٹ: عِلْمِ دِین اور اچّھی صحبت سے دوری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاف کرنے میں ایک رُکاوٹ عِلْمِ دین اور اچھی صحبت سے دُوری بھی ہے۔ جو بندہ عِلْمِ دین کی دَولت اور اچّھی صحبت کی بَرَکتوں سے محروم ہوتا ہے عموماً ایسے شخص کو مُعاف کرنے کی سعادت سے محروم کر دینا شیطان کے لئے آسان ہو جاتا ہے۔ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمارے سامنے کھلی کتاب کی طرح ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس ماحول سے وابستہ ہونے کی بَرَکت سے ہمیں یہ دونوں نعمتیں مُیَسَّر آسکتی ہیں۔ لِہٰذا ہم سب بھی عِلْمِ دین کی دَولت پانے اور اچّھی صُحبت کے فیضان سے مالا مال ہونے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیں، سُنّتوں بھرے اِجتماعات اور مَدَنی مذاکروں میں پابندی سے شرکت کیجئے، مکتبۃ المدینہ سے جاری ہونے والے کُتُب و رسائل کا مطالعہ کیجئے، مَدْرَسۃُ المدینہ بالِغان میں پڑھئے یا پڑھایئے، مَدَنی دَرْس اور چوک دَرْس دیجئے یا اِن میں شرکت فرمایئے، مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کیجئے، مَدَنی قافِلوں میں سفر کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آہستہ آہستہ دل میں مُعاف کرنے اور معافی مانگنے کا جذبہ بیدار ہو ہی جائے گا۔

یہاں سُنّتیں سیکھنے کو ملیں گی دِلائے گا خوفِ خُدا مَدَنی ماحول
تُو آ بے نمازی، ہے دیتا نمازی خدا کے کرم سے بنا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۸،۶۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ وُکلاء

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی جہاں کم و بیش 104 شُعْبہ جات میں دِینِ اسلام کا مدنی پیغام عام کررہی ہے، وہیں **"وَکالت"** (Advocacy) سے وابستہ اَفراد میں **نیکی کی دعوت** عام کرنے کے لیے **"مَجلِسِ وکلا"** کے ذَرِیعے اُنہیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے، اِس مَدَنی مقصد کے مُطابِق زِندگی گُزارنے اور فکرِ آخِرت کا مَدَنی ذِہن دینے میں مصروفِ عمل ہے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ"**۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس مجلس کے تحت وکالت کے شعبے سے وابستہ عاشقانِ رسول کے گھروں، دفاتر، بار ایسوسی ایشن وغیرہ میں وقتاً فوقتاً **"مَدَنی حلقوں"** کا سلسلہ ہوتا رہتا ہے، جبکہ اِس شعبے کے عاشقانِ رسول **"ہفتہ وار اِجتماع"** و **"مَدَنی مذاکرے"** میں بھی شرکت کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ **"مجلس مَدرَسۃُ المدینہ بالِغان"** کی کوشش سے اِس شعبے سے وابستہ اَفراد کو **"تعلیمِ قرآن"** کی روشنی سے مُنَوَّر کرنے کے لیے **"مَدرَسۃُ المدینہ بالِغان"** کی ترکیب بھی ہوتی ہے، جس میں فِی سَبِیْلِ اللّٰہ قرآنِ کریم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اللّٰہ کریم **"مجلسِ وکلاء"** کو مزید ترقیاں نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مقبول جہاں بھر میں ہو دعوتِ اسلامی
ہر لب پہ دعا آئی فَیضانِ مدینہ میں

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ

☆ مُعاف کرنے والے اللّٰہ کریم کے محبوب ہیں۔
☆ مُعاف کرنے والوں کو بخشش کی خوشخبری عطا کی جاتی ہے۔
☆ مُعاف کرنے والوں کا حساب آسانی سے لیا جائے گا۔

☆مُعاف کرنے والے بِلا حساب داخلِ جنّت ہوں گے۔

☆لوگوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنے والوں کی خطائیں بروزِ قِیامت مُعاف کی جائیں گی۔

☆اللہ والے نَفْس کی خاطِر غُصّہ نہیں کرتے۔

☆اللہ والے تکلیف دینے والوں کو بھی دعاؤں سے نوازتے ہیں۔

☆اللہ والے اپنے حُقُوق معاف کردیا کرتے ہیں۔

☆بندوں کے حُقُوق ضائع کرنے والے بروزِ قِیامت اپنی نیکیوں سے محروم کردیئے جائیں گے۔

☆ تکبّر اور غُصّہ معاف کرنے میں بہت بڑی رکاوٹیں ہیں۔

☆حُصولِ عِلْم اور اچھے ماحول کی بَرَکت سے مُعاف کرنے کا ذہن نصیب ہوتا ہے۔

اللہ کریم اپنے ولیوں کے طُفیل ہمیں بھی مُعاف کرنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بَیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مدنی پھول"** سے ناخُن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب سُنتے ہیں: ☆جُمُعہ کے دن ناخُن (Nails) کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ

[1] ... مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

گئے ہوں تو جُمعہ کا اِنتظار نہ کیجئے(درمختار، ۹/۲۶۸) صَدْرُ الشَّریعہ، بَدْرُ الطَّریقہ مَوْلانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمعہ کے روز ناخُن تَرَشوائے (کاٹے) اللہ کریم اُس کو دوسرے جُمعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمعہ کے دن ناخُن تَرَشْوائے (کاٹے) تو رَحمت آئیگی اور گناہ جائیں گے۔(درمختار، ردالمحتار، ۹/ ۲۶۸، بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، /۲۲۶،۲۲۵)☆ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شَہادت کی اُنگلی سے شُروع کرکے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخِر میں سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔(دُرِّمُختار، ۹/ ۶۷۰۔احیاء العلوم، ۱/۱۹۳)☆پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کرکے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کرکے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔(دُرِّمُختار، ۹/ ۶۷۰۔ احیاء العلوم، ۱/ ۱۹۳)☆جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔(فتاویٰ ھندیہ، ۵ /۳۵۸)☆ دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مَرَض کا اندیشہ ہے۔(فتاویٰ ھندیہ، ۵/۳۵۸)☆ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کردیجئے اور اگر ان کو پھینک دیں تو بھی حَرَج نہیں۔

(فتاویٰ ھندیہ، ۵/۳۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312صفحات)،120صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعَہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

خُوب خُود داریاں، اور خوش اخلاقیاں آیئے سیکھ لیں، قافلے میں چلو

(وسائل بخشش مرمم، ص٦٧٦)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔(افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ١٥١ ملخصًا)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔(افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔(القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کوایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو نبیِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

نبیِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۳۲۹/۲، حدیث: ۳۰)

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(مجمع الزوائد ،کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۲۵۴/۱۰، حدیث:۱۷۳۰۵)

﴾2﴿ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(تاریخ ابنِ عساکر، ۱۵۵/۱۹، حدیث:۴۴۱۵)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں، اللّٰہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)